مصنوعی سیارہ اور رویت ہلال

مولانا ساجد علی مصباحی

جامعہ اشرفیہ مبارک پور ایک علمی دینی درسگاہ ہونے کے ساتھ ساتھ فقہی حوالہ سے اپنی ایک خاص شناخت رکھتا ہی۔ اس ادارہ کی ایک مجلس شرعی ہے جس کے اجلاس وقتاً فوقتاً منعقد ہوتے رہتے ہیں اور ان اجلاسوں میں جدید پیش آمدہ فقہی مسائل پر غور وخوض اور سیر حاصل فقہی گفتگو' مباحثہ' اور مکالمہ کا سلسلہ جاری رہتا ہے' مجلس شرعی کے اراکین زیر بحث موضوعات پر تحقیقی مقالات پیش کرتے اور انہیں مجلس میں نقاش کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ اس ادارہ کا ایک ترجمان مجلہ ماہنامہ اشرفیہ ہے جس میں علمی وتحقیقی مقالات کی اشاعت ہوتی ہے اور مجلس فقہی الگ سے بھی فقہی مباحث کی کتابی صورت میں اشاعت کا اہتمام کرتی رہتی ہے..... کاش کہ پاکستان میں بھی اسی طرز کی کسی مجلس فقہی کو کام کرنے کا موقع میسر آتا اور ہندی علماء کی طرح پاکستانی علماء کو بھی جدید مسائل پر غور وفکر کے لئے باقاعدہ منظم انداز میں فقہی مسائل پر بحث وتمحیص اور مذاکرہ ومناقشہ کی فرصت ملتی...... زیر نظر مقالہ مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے بارہویں فقہی سیمینار سے خوشہ چینی ہے۔

مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے بارہویں فقہی سیمینار میں تحقیق ومذاکرہ کے لیے تین موضوعات منتخب ہوئے جن میں پہلا موضوع ہے ''مصنوعی سیارہ اور رویت ہلال،،۔ اس موضوع سے متعلق ہندوستان کے مختلف اضلاع اور ریاستوں میں تدریس وتبلیغ اور تحقیق وافتا کا فریضہ انجام دینے والے علما وفقہا اور مفتیان کرام کی خدمت میں درج ذیل دو سوال پیش کئے گئے:

(۱) چاند کی پیدائش کے وقت اس کی جو ہیئت ہوتی ہے وہ از روئے علم ہیئت ولغت وشریعت ''ہلال،، ہے یا نہیں؟

(۲) اور بہر حال ٹی وی اسکرین پر اس کی تصویر کا مشاہدہ شرعاً رویت ہلال ہے، یا اس کے حکم میں ہے؟

ان سوالوں کے تعلق سے باون علمائے کرام ومفتیان عظام نے اپنے بیش قیمت تحقیقی مقالات اور گراں قدر آرا ارسال فرما کر مجلس شرعی کا دینی وعلمی تعاون کیا۔ یہ مقالات دو آرافل سکیپ سائز کے ۲۳۸/صفحات پر مشتمل ہیں۔ ان کا مختصر جائزہ پیش خدمت ہے۔

پہلا سوال اور اس کے جوابات:۔

مصیبت کے وقت تو اللہ کا پتہ لگالیتا ہے، جب وہ ختم ہوئی تو کہتا ہے راستہ کدھر ہے

چاند کی پیدائش کے وقت اس کی جو ہیئت ہوتی ہے وہ از روئے علم ہیئت ولغت وشریعت ''ہلال،، ہے یا نہیں؟

اس سوال کے جواب میں مندوبین کرام چار خانوں میں بٹے ہوئے ہیں:

(الف) چاند کی پیدائش کے وقت اس کی جو ہیئت ہوتی ہے وہ ''ہلال،، نہیں ہے۔ یہ رائے ۲۵/حضرات کی ہے

(ب) چاند کی پیدائش کے وقت اس کی جو ہیئت ہوتی ہے وہ ''ہلال،، ہے۔ یہ رائے سات حضرات کی ہے۔

(ج) اگر چاند کی پیدائش سے مراد فلکیاتی نئے چاند کا ظہور ہے جب تو اس کی وہ ہیئت ہلال نہیں ہے اور اگر بصری نئے چاند کا ظہور ہے تو وہ ہلال ہے۔ یہ رائے چھ حضرات کی ہے۔

مفتی بدر عالم مصباحی اشرفیہ فرماتے ہیں کتب لغات کے پہلے معنی (غرة القمر وهي اول ليلة) کی طرف توجہ دینے سے پتہ چلتا ہے کہ ہلال کا اطلاق اسی وقت ہوگا جب لوگوں کو نظر آ جائے۔ اور دوسرے معنی (ضعف ،ضعیف، باریک) پر غور کیا جائے تو عندالولادۃ جو ہیئت ہوتی ہے اسے بھی ہلال کہا جانا چاہیے۔ مولانا محمد انور نظامی ہزاری باغ فرماتے ہیں: چاند کی پیدائش کے وقت اگر چاند نظر آتا ہے تو ہلال ہے۔

(د) چاند کی پیدائش کے وقت اس کی جو ہیئت ہوتی ہے وہ ہلال ہے یا نہیں، اس کی کوئی صراحت نہیں ہے لیکن مقالہ پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ہیئت ہلال نہیں ہے۔ اس طرح چھ حضرات کے مقالے میں ہے۔

ان رایوں میں غور کرنے سے محسوس ہوتا ہے کہ مقالہ نگار بنیادی طور پر صرف دو موقف رکھتے ہیں۔

(۱) چاند کی پیدائش کے وقت اس کی جو ہیئت ہوتی ہے وہ ''ہلال،، نہیں ہے۔

(۲) وہ ہلال ہے۔ اور دل چسپ بات یہ ہے کہ موقف میں اختلاف کے باوجود دونوں کے دلائل ایک ہیں جو درج ذیل ہیں۔

ھلال علم ھیئت میں:

ملک العلماء علامہ ظفر الدین بہاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''محاق،، کی حالت میں روشن حصہ آفتاب کی طرف ہوتا ہے اور تاریک حصہ ہم لوگوں کی جانب، اسی لیے معلوم نہیں ہوتا پھر اندازا بارہ درجہ اجتماع سے الگ ہو جاتا ہے تو پھر تھوڑا سا حصہ روشن معلوم ہونے لگتا ہے جسے ''ہلال،، کہتے ہیں۔ (توضیح الافلاک ص: ۶۳)

☆ تصریح میں ہے:

واذا بعد عنها بعدا يسيرا اى قليلا من اثنتى عشرة درجةراينااى من القمر اومن وجهه المضى قليلابقدر حادة مابين دائرتى النور والروية لتقاطعهما بحادتين ومنفرجتين ومواجهةنصفه المضى ء لمحاذاة الشمس لنا بقدرهذه الحادة وهو الهلال،،(ص:۵۳)

☆حاشیہ تصریح میں ہے:''وانما سمى القمر فى هذه الحالة هلالا لجريان عادتهم برفع الصوت عند رويته ،،(ایضا)

☆شرح زیج سلطانی قلمی ص:۳۱۴ پر ہے۔

''ہلال بحسب لغت قمر را گویند در سہ شب اول ماہ، امابعرف اہل نجوم قمر رادرشب اول ہلال گویند وبس، اما تحقیق ماہیت ہلال چناں است کہ جرم قمر کثیف مظلم است لیکن صقیل است پس بجہت کثافت نوراز شمس قبول می کندو بجہت صقالت آں نوراز و منعکس می شود بر سطح ارض وآں راقمر گویند،،۔

☆شرح چغمینی ص:۸۷ پر ہے۔

''واذا بعد (القمر)عن الشمس مقدار اقريبا من اثنى عشر جزء ااواقل منه اواكثر كذلك على اختلاف اوضاع المساكن فان المسكن اذا كان مدارالقمر فيه اقرب الى الانتصاب يكون روية الهلال فيه اسرع،بل الروية تختلف فى مسكن واحد ايضا بسبب قرب القمر وبعده واختلاف عروضه وكونه فى اجزاء مختلفة من فلك البروج وغير ذلك .. ..مال نصفه المضىء الينا ميلا صالحا فنرى طرفا منه وهو الهلال،،.

☆عجائب المخلوقات ص:۳۰ پر ہے:

''ثم يقرب من الشمس فينقص الضياء من الجانب الذى بدابالضياء على الترتيب الاول حتى اذا صارفى مقابلة الشمس ينمحق نوره ويعودالى الموضع الاول وينزل كل ليلة منزلا من المنازل الثمانية والعشرين ثم يسترليلة فان كان الشهر تسعة وعشرين استرليلة ثمانيةوعشرين ،وان كان ثلثين استترليلة تسعة وعشرين ويقطع فى استاره منزلا ثم يتجاوزالشمس فيرى هلالاوذلك قوله تعالى :والقمر قدرناه منازل حتى عاد كالعرجون القديم ،،.

☆كشاف اصطلاحات الفنون والعلوم ج:۲ص:۱۷۴۳ پر ہے:

محبوب کا حسن ہی عاشقوں کا مدرس بن گیا ہے۔ان کی کتاب اور درس اور سبق ا ر ،کا چہرہ ہوتا ہے

''واهل الهيئة يريدون بالهلال مايرى من المضى منه اول ليلة صرح بذلك العلى البرجندى فى تصانيفه ،،.

☆قواعد الفقه ص:۵۵۲ پر ہے:

''الهلال عند اهل الهيئةمايرى من المضى من القمر اول ليلة ،،.

☆باب تشريح الافلاک ص:۸۴ پر ہے:

واذابعدعنها يسيرارايناً منه قليلا وهو الهلال ،اى اذا بعد القمر عن الشمس بعد ا قليلا اى قريبا من اثنتى عشرة درجة رايناً من وجهه المضى قليلا ،،.

☆المنجد میں ہے:الهلال عند اهل الهيئة مايرى من القمر اول ليلة ،،.

☆التعريفات الفقهية میں ہے:الهلال عند اهل الهيئة مايرى من المضى ء من القمر اول ليلة،،.

ھلال لغت عرب میں:

☆تاج العروس ج:۱۵:ص:۸۰۸ پر ہے:

الهلال بالكسر:غرة القمر وهى اول ليلة اويسمى هلالا لليلتين من الشهر ،ثم لايسمى به الى ان يعود فى الشهر الثانى ،اوالى ثلاث ليال ثم يسمى قمرا،او،الى سبع ليال وقريب منه قول من قال يُسَمى هلالاالى ان يبهرضوء ه سواد الليل ،وهذالايكون الافى السابعة ،وقال ابو العباس :سمى الهلال هلالا لان الناس يرفعون اصواتهم بالاخبار عنه ،والجمع:الاهلة،ومنه قوله تعالى :يسالونک عن الاهلة،،.

☆لسان العرب ج:۱۵ص:۱۲۱پر ہے:

الهلال:غرة القمر حين يهله الناس فى غرة الشهر،وقيل يسمى هلالالليلتين من الشهر ثم لايسمى به الى ان يعود فى الشهر الثانى،وقيل يسمى به ثلاث ليال،ثم يسمى قمرا،وقيل يسماه حتى يحجروقيل:يسمى هلالا الى ان يبهر ضوء ه سواد الليل وهذا لايكون الافى الليلة السابعة،قال ابو اسحاق :والذى عندى وما عليه الاكثر ان يسمى

هلالا ابن ليلتين فانه في الثالثة تبين ضوء ه والجمع:اهلة،قال الاصمعي :هوهلال حتى يحجرويستدير كالخيط الرقيق،......قال ابوالعباس :ويسمى الهلال هلالالان الناس يرفعون اصواتهم بالاخبار عنه،وفي حديث عمر رضي الله عنه ان ناسا قالوا اله انا بين الجبال لانهل هلالااذا اهله الناس اى لانبصره اذا بصره الناس لاجل الجبال ،،

☆فیروز اللغات،لغات کشوری،اورفرہنگ آصفیہ میں ہے: ھلال: پہلی رات کا چاند،ماہ نو۔

☆غیاث اللغات اورصراح میں ہے: ھلال: بہ کسر اول:ماہ نو تا سہ شب۔

☆معجم الوسیط میں ہے:

الهلال:غرة القمر الى سبع ليال من الشهر ،والقمر في اواخر الشهرمن ليلة السادس والعشرين منه الى آخره،،۔

☆المنجد میں ہے:

الهلال:غرة القمر ،ويسمى هلالا لليلتين من اول الشهر اوالى ثلاث اوالى سبع،،.

☆متن اللغۃ میں ہے: الهلال:غرة القمر اول ليلة منه حين يستهله الناس ،،۔

☆مصباح اللغات میں ہے:

الھلال:نیا چاند،شروع مہینے کی دو راتوں یا تین راتوں یا سات راتوں کے چاند کو ہلال کہتے ہیں۔اورمہینہ کی آخری دوراتوں چھبیسویں،ستائیسویں کے چاند کو بھی،اوران کے علاوہ کے چاند کو قمر کہتے ہیں،،۔

ھلال شرعی نقطہ نظر سے:

شرعی اعتبار سے پہلی تاریخ کے چاند کو ہلال کہا جاتا ہے۔

☆تفسیر کبیر ج:۲ص:۲۸۱پر ہے:

الاهلة جمع الهلال وهو اول حال القمر حين يراه الناس ،،.

☆تفسیر روح البیان ج:۱ص۳۰۳پر ہے:

الهلال اول مايظهر لك من نورالقمر الى ثلث ليال ،وسمى هلالا لان الناس يرفعون اصواتهم بالذكر عند رويته ،،.

☆اشعۃ اللمعات ج:۲ص:۷۷پر ہے:

قرب کے لئے اوپر یا نیچے جانا نہیں ہے،اللہ کا قرب وجود کی قید سے چھوٹنا ہے۔

ھلال: نام غرۂ قمر است، وبعضے گفتہ اند تا دوشب، وبعضے گفتہ اند تا سہ شب وہفت شب نیز گفتہ اند،،۔

ان کتابوں کے علاوہ مقالہ نگار حضرات نے تفسیر قرطبی ج ۲ ص ۲۴۰ تفسیر لباب التاویل، مفردات امام راغب ص ۵۴۴، تفسیر احکام القرقان ص ۲۹۹ تفسیر روح المعانی، التعلیق الممجد ص ۱۸۰، احکام القرآن للجصاص الرازی ج ۱ ص ۳۴۸ تفسیر المراغی ج ۲ ص ۸۳، نسیم الریاض ص ۳۴۱، شرح الزرقانی علی الموطا ج ۲ ص ۲۰۵، المصباح المنی فی غریب الشرح الکبیر ص ۶۳۹، وغیرہا کتب کی عبارتوں سے بھی استدلال فرمایا ہے۔

جو حضرات اس ہیئت کو ہلال نہیں مانتے ہیں وہ مذکورہ شواہد سے یوں استدلال کرتے ہیں:

☆ مندرجہ بالا عبارتیں شاہد ہیں کہ ہلال وہی نیا چاند ہے جسے دیکھ کر دیکھنے والا آواز بلند پکار سکے "الھلال واللہ،،۔

☆ ان تفصیلات سے یہ بات خوب واضح ہوجاتی ہے کہ چاند کی پیدائش کے وقت اس کی جو ہیئت ہوتی ہے وہ ناقابل رویت ہے کیونکہ بوقت ولادت نیرین کے درمیان دس درجے کی دوری نہیں ہوتی جو رویت کی حد میں آنے کے لیے ضروری ہے اور ہلال کا اطلاق امکان رویت کے بعد ہی ہوتا ہے،،۔

☆ چاند کی پیدائش کے وقت سے وہ وقت مراد ہے جب کہ سورج کی روشنی چاند کے بال سے زیادہ باریک حصہ پر پڑتی ہے، اس وقت انسانی آنکھیں اسے دیکھنے سے قاصر ہوتی ہیں،،۔

اور جو حضرات اس ہیئت کو ہلال مانتے ہیں وہ ان عبارات سے بایں طور استناد کرتے ہیں:

☆ چاند کی پیدائش کا وقت مہینہ کی پہلی رات ہے اسی وجہ سے ہلال کو پہلی رات کا چاند کہا جاتا ہے،،۔

☆ چاند کی پیدائش (ظہور) افق غربی پر ہو تو عندالشرع وہ وجودا و اصلا ہلال ہے۔

خیال رہے کہ چاند کی پیدائش کا وقت وہ وقت ہوتا ہے جس میں رصد گاہوں کے جدید سائنسی آلات اور کبھی کبھی ننگی آنکھ سے بھی دیکھ لیا جاتا ہے،،۔

ان دونوں حضرات کے طرز استدلال سے بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے کہ اصل اختلاف ولادت قمر کے وقت کی تعیین میں ہے یعنی چاند پیدا کب ہوتا ہے اسی لیے بعض دیگر حضرات نے ولادت قمر کی دو قسمیں بیان فرمائیں (فلکیاتی نئے چاند کا ظہور (۲) بصری نئے چاند کا ظہور۔ جیسا کہ جز (ج) کے تحت درج ہے۔

اس لیے یہ امر تنقیح طلب ہے کہ چاند کی پیدائش سے کیا مراد ہے۔

مالک الملک ست ہر کش سر نہد	بے جہان خاک صد ملکش دہد

دوسرا سوال اور اس کے جوابات

ٹی وی اسکرین پر اس کی تصویر کا مشاہدہ کیا شرعاً رویت ہلال ہے، یا اس کے حکم میں ہے؟

اس سوال کے جواب میں تمام مقالہ نگاروں کا اس امر پر اتفاق ہے کہ ٹی وی اسکرین پر ہلال کی تصویر کا مشاہدہ شرعاً رویت ہلال نہیں ہے اور نہ اس کے حکم میں ہے۔ ان حضرات کے دلائل کا خلاصہ درج ذیل ہے:

☆ شرع میں اعتبار عین ہلال کی رویت کا ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

صوموا لرویته وافطروا لرویته ،،اور سٹیلائٹ کے ذریعہ ٹی وی اسکرین پر نظر آنے والا چاند عین ہلال نہیں ہوگا بلکہ وہ ہلال کی تصویر ہوگی جو ہلال کے مبائن ومغائر ہوگی۔

شرح السلم للملا حسن میں ہے:

''واما الاجزاء للمثال للشئی فلیس اجزاء للشئی بل للامر المبائن له،،(ص:۴)

☆ عکس وتصویر دیکھنے کا حکم وہ نہیں ہوتا ہے جو اصل وعین دیکھنے کا ہوتا ہے چنانچہ درمختار میں ہے:

''لاتحرم المنظور الی فرجها الداخل اذا راہ من مراة اوماء لان المرئی مثاله بالانعکاس لاهو،،۔

ردالمحتار میں ہے:

یشیر الی ما فی الفتح من الفرق بین الرویة من الزجاج والمراة وبین الرویة فی الماء ومن الماء حیث قال :کان العلة واللہ سبحانه اعلم ان المرئی فی المراة مثاله لاهو،،۔(ج:۲،ص:۲۸۰)

فتح القدیر میں ہے:

النظر من وراء الزجاج الی الفرج محرم بخلاف النظر فی المراة کان العلة واللہ سبحانه اعلم ان المرئی فی المراة مثاله لاهو،،۔(ج:۳،ص:۱۳۱)

فتاوی ہندیہ میں بحوالہ فتاوی خانیہ ہے:

''ولو نظر فی مراة ورای فیها فرج امراة فنظر عن شهوة لاتحرم علیه امها وابنتها لانه لم یرفرجها وانما رای عکس فرجها ولو کانت المراة علی شط حوض اوعلی قنطرة

فنظر الرجل فی الماء فرای فرجها فنظر عن شهوة لاتثبت الحرمة،، (ج۱ص۲۷۴)

عین شی اوراس کی تصویر کے حکم میں فرق کی چند مثالیں یہ بھی ہیں:

☆نمازی کے آگے پیچھے، دائیں بائیں اگر کوئی جاندار خواہ انسان ہی ہوتو اس کی نماز میں کوئی کراہت نہیں، لیکن اگر جاندار کی تصویر نمازی کے دائیں بائیں، آگے پیچھے ہوتو اس کی نماز مکروہ تحریمی ہے۔ بہارِ شریعت حصہ سوم ص۱۳۷ پر ہے:

"مصلی کے آگے یا دائیں بائیں تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے اور پس پشت ہونا بھی مکروہ ہے،،۔

☆"حج کے مہینوں میں اگر کسی کی نگاہ کعبہ شریف پر پڑگئی تو اس پر حج فرض ہوگیا، لیکن ایام حج میں اگر کوئی کعبہ شریف کی تصویر دیکھ لے تو اس پر صرف اس کے دیکھنے کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوگا،،۔

☆"تلوار یا کسی اور دھاردار اوزار سے کسی کا سر کاٹ کر تن سے جدا کرنے والا شخص اس کا قاتل ہے اور اس کے لیے قاتلوں کے احکام ہیں، لیکن کسی کی تصویر یا مجسمے پر تلوار یا اور کوئی دھاردار آلہ چلا کر سر کو اس کے تن سے جدا کرنے والا اس کا قاتل نہیں قرار پاتا، اور نہ ہی اس کے لیے قاتل کے احکام ہیں،،۔

☆تحفۃ المحتاج بشرح المنہاج میں ہے:

"یجب صوم رمضان باکمال شعبان ثلثین یوما اورویة الهلال بعد الغروب لابواسطة نحو مراة کما هو ظاهر لیلة ثلاثین منه،،۔

☆اس کے تحت حاشیہ علامہ عبدالحمید شروانی میں ہے:

قوله نحو مراة:ای کالماء والبلور الذی یقرب البعید ویکبر الصغیر فی النظر،،۔ (ج۲ص۳۷۲)

ازروئے شرع ثبوت رویت ہلال کے سات طریقے ہیں:

(۱)شہادۃ علی الرویۃ (۲)شہادۃ علی الشہادۃ (۳)شہادۃ علی القضا (۴)کتاب القاضی الی القاضی (۵)استفاضہ (۶)اکمال عدت (۷)حوالی شہر کے دیہات والوں کے لیے توپیں سننا۔

ان کے علاوہ جتنے طریقے لوگوں نے ایجاد کیے ہیں سب باطل وناقابل قبول ہیں۔ اور سٹیلائٹ کے ذریعہ ٹی وی اسکرین پر تصویر ہلال کا مشاہدہ مذکورہ شرعی سات طریقوں کے علاوہ ہے اس لیے یہ بھی ناقابل قبول ہے۔

☆سٹیلائٹ کے ذریعہ ٹی وی اسکرین پر چاند دیکھنے سے اس کا یقین نہیں ہوسکتا ہے کہ یہ چاند اسی ماہ کا ہلال

مارمیت اذ رمیت،، خواندہٴ لیک جسمی در تحری ماندہ

نو ہے۔

☆سٹیلائٹ کا کنٹرول ایک آدمی کے ہاتھ میں ہوتا ہے تو اس کا عمل اس کا عمل ہوگا اور اس کی شہادت اس کی شہادت ہوگی تو حکم اس کنٹرول کرنے والے شخص کی طرف لوٹ جائے گا، اور وہ عموماً فاسق وفاجر یا کافر ہوتا ہے اور باب رویت ہلال میں ایسے شخص کا قول غیر معتبر ہے،،۔

یہ ہے باون مقالوں کا ایک مختصر جائزہ، اب درج ذیل امور تنقیح طلب ہیں۔

تنقیح طلب امور

(۱) چاند کی پیدائش سے کیا مراد ہے؟

(۲) ہلال شرعی کیا ہے؟

(۳) ٹی، وی اسکرین پر چاند دیکھنے سے شرعاً رویت ہلال کا ثبوت ہوگا یا نہیں؟

.......................(جاری ہے)

لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وما تاخر

الذنب فی القرآن

مغفرت ذنب کے مسئلہ کی شاندار تنقیح اور نسبت الذنوب الی الانبیاء

پر بہترین تحقیق

تالیف: علامہ مفتی سید شاہ حسین گردیزی

ملنے کا پتا:...... مکتبہ مہریہ گولڑا شریف

دار العلوم مہریہ گلشن اقبال کراچی......مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی